روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 4 مئی 2012ء 12 جمادی الثانی 1433 ہجری 4 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 103

ختم الرسل

حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ لکھتے ہیں۔

’’حضرت نبی کریم ﷺ جہان میں ختم رسل بنے اور حضرت علی المرتضیٰ ختم ولایت بن کر ظاہر ہوئے۔‘‘ (تذکرۃ الاولیاء اردو مقدمہ صفحہ 28 ناشر اللہ والے کی قومی دوکان لاہور اپریل 1925ء)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ (متوفّٰی 1052ھ) فرماتے ہیں۔

جو مرتبہ بلند بھی ممکن ہے آنحضرت ﷺ اس پر فائز ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت آپ پر تمام ہوگئی ہے۔ (اخبار الاخیار اردو صفحہ 22)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنی یہ تھے کہ ملاءِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنے ارادہ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاءِ اعلیٰ پر شخص محیی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔ اور اشارہ سے اس نے کہا۔

’’ھذا رجلٌ ....‘‘

یعنے یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبتِ رسولؐ ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598)

یہ زمانہ جس میں ہم ہیں یہ وہی زمانہ ہے جس میں دشمنوں کی طرف سے ہر ایک قسم کی بدزبانی کمال کو پہنچ گئی ہے اور بدگوئی اور عیب گیری اور افتراء پردازی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اب اس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور ساتھ اس کے (-) کی اندرونی حالت بھی نہایت خطرناک ہوگئی ہے۔ صدہا بدعات اور انواع اقسام کے شرک اور الحاد اور انکار ظہور میں آرہے ہیں۔ اس لئے قطعی اور یقینی طور پر اب یہ وہی زمانہ ہے جس میں پیشگوئی مطہرک من الذین کے مطابق عظیم الشان مصلح پیدا ہو۔ سو (-) وہ میں ہوں۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 453)

میں ہر ایک (-) کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ (-) کے لئے جاگو کہ (-) سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے۔ اور میں اسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعوی کے ساتھ آتا۔ سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔ ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اس وقت کے علماء کی ناسمجھی اس کی سدّ راہ ہوئی۔ آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لاسکتا اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں۔ اے لوگو! (-) نہایت ضعیف ہوگیا ہے اور اعداء دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے۔ اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہوگیا ہے۔ ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ۔ اور مردانِ خدا میں جگہ پاؤ۔

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 36-37)

اس زمانہ کے مجدد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجدد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا اور ان کے فلسفہ کو جو (-) کے مخالف ہے دلائل قویّہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر (-) کی حجت پوری کرنا ہے کیونکہ سب سے بڑی آفت اس زمانہ میں (-) کے لئے جو بغیر تائید الٰہی دور نہیں ہوسکتی عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مذہبی نکتہ چینیاں ہیں جن کے دور کرنے کے لئے ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آوے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 341)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2012ء کیلئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2012ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2012ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہو گی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی
2۔ پرائمری پاس سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی
(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2012ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 14 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

باقی صفحہ 8 پر

درخواست دعا

دیرینہ خادم سلسلہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید مختلف عوارض کی وجہ سے گھر پر صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت سے مکرم چوہدری صاحب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

30واں سالانہ کنونشن 2012ء

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی (IAAAE) آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کا 30واں سالانہ کنونشن مورخہ 14-15/اپریل 2012ء کو ایوان محمود ربوہ میں کامیابی سے منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان بھر کے 17 چیپٹرز سے 240 ممبران نے شرکت کی۔ ان ممبران میں آرکیٹیکٹس، انجینئرز، ڈپلومہ ہولڈرز اور انجینئرنگ اور آرکٹیکچر طلباء وطالبات شامل ہیں۔ رہائش کا انتظام دارالضیافت اور سرائے ناصر میں کیا گیا تھا۔ مورخہ 14/اپریل کو شام پانچ بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ سرائے ناصر میں ہونے والی کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن میں ممبران کو پرنٹڈ ربن کے ساتھ دیدہ زیب کارڈز دیئے گئے۔ اس کنونشن میں سیکیورٹی کے انتظامات کا خاص خیال رکھا گیا تھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب ناظر تعلیم کی زیر صدارت پہلے سیشن کا آغاز شام ساڑھے چھ بجے ایوان محمود میں ہوا۔ تلاوت وترجمہ کے بعد مکرم آرکیٹیکٹ قاسم ابراہیم احمد صاحب لاہور، وائس چیئرمین نے تعارف پیش کیا۔ مندرجہ ذیل طلباء نے نیو آئیڈیاز پر مشتمل پریزینٹیشنز پیش کیں۔ مکرم سلمان محمود صاحب، مکرم رضوان اللہ ہاشمی صاحب، مکرم طاہر جمیل صاحب، مکرم عطاء الرحمٰن صاحب، مکرم حبان احمد صاحب، مکرم نفیس احمد لنگاہ صاحب اور مکرمہ انعم ظفر صاحبہ۔ ان آئیڈیاز میں سے چند یہ ہیں۔ آئندہ سو سال کے بعد اس دنیا کے کیا حالات ہوں گے۔ مریخ (Mars) پر سے کیا سہولتیں مہیا ہو سکیں گی اور وہاں سے لیزر کے ذریعہ دنیا تک یہ سہولتیں کیسے پہنچائی جاسکیں گی۔ انرجی کرائسز میں کن ذرائع سے بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ مثلاً پیدل چلنے، روزمرہ کی ورزش اور کمپیوٹر Key بورڈ کے ذریعہ، دماغی طاقت اور سوچوں کے ذریعہ مختلف علوم کو کیسے ایک دوسرے تک منتقل کیا جاسکے گا۔ وغیرہ۔

طلباء کے ان دلچسپ نیو آئیڈیاز کے بعد مکرم محمد قاسم ابراہیم صاحب نے IAAAE اور طلباء کے موضوع پر پریزینٹیشن دی جس میں انہوں نے اس ایسوسی ایشن کا پس منظر، قیام اور خدمت خلق کے چیدہ چیدہ پراجیکٹس پر روشنی ڈالی اور طلباء کو بتایا کہ وہ اپنے اپنے شعبہ میں اس اہم پلیٹ فارم کو کیسے فائدہ مند بنا سکتے ہیں۔ اس کے بعد حاضرین کے سوال وجواب پر مشتمل اوپن ہاؤس ہوا جس میں بہت سے اہم مسائل اور ان کے حل زیر بحث آئے۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خدمت انسانیت کے حوالے سے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کیلئے پیغام پڑھا اور نظارت تعلیم کا تعارف، طلباء کی خدمت، امداد، وظائف اور میڈلز کا ذکر کیا۔ نظارت تعلیم کے تحت چلنے والے سکولز اور مختلف اداروں کی تفصیلات بتائیں طلباء وطالبات کو خدمت دین بجا لانے کے طریقوں اور مفید ہدایات سے نوازا۔ رات ساڑھے نو بجے دعاؤں کے ساتھ اس پہلے سیشن کا اختتام ہوا۔ طعام کے بعد نمازیں ادا کی گئیں۔ طلباء وطالبات کیلئے Internship کے ڈیسک کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس پر مکرم انجینئر وسیم احمد میر صاحب لاہور نے خدمت کے فرائض سر انجام دیئے۔

مورخہ 15/اپریل کی صبح 8 بجے سے ممبران کی رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ دوسرے دن کے پہلے سیشن کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید و پیٹرن IAAAE تھے۔ صدارت کے فرائض محترم ملک طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور نے انجام دیئے اور کنوینر مکرم ڈاکٹر ملک رفیق احمد صاحب لاہور تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا انگریزی ترجمہ کے بعد تعارف مکرم ملک رفیق احمد صاحب نے کرایا۔ اس سیشن کی پہلی تقریر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کی جس میں آپ نے جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان کا تعارف پیش فرمایا۔ مکرم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب اسلام آباد نے جلسہ سالانہ برطانیہ کا تعارف اور انتظامات کے بارے میں بتایا مکرم ڈاکٹر خالد باجوہ صاحب لاہور نے جلسہ سالانہ کے موقع پر کیمپنگ کے انتظامات کا تعارف کرایا۔ مکرم آرکیٹیکٹ مدثر احمد صاحب لاہور نے جلسہ سالانہ کے ٹینٹ اور کیمپ کی ڈیزائننگ پر روشنی دالی۔ مکرم آرکیٹیکٹ ظفر قاضی صاحب لاہور نے جلسہ سالانہ کی کیمپنگ گراؤنڈ میں ٹائیلٹس، پانی، سیوریج اور سینٹری فٹنگ وغیرہ تفصیل سے بتائیں۔ بعدۂ اس سیشن سے مکرم انجینئر ملک طاہر احمد صاحب امیر جماعت لاہور نے خطاب فرمایا۔

اس سیشن کے آخری حصہ کی صدارت محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے کی اور اس تقریب کے چیئرمین قریشی افتخار علی صاحب چیئرمین IAAAE تھے۔ اوپن ہاؤس میں حاضرین نے مندرجہ بالا مقررین کے موضوعات سے متعلق سوالات کئے۔ اس کے بعد ریفریشمنٹ کیلئے وقفہ کیا گیا۔

آخری سیشن کی صدارت مکرم انجینئر ملک وسیم احمد خلیل صاحب صدر لاہور چیپٹر نے کی۔ مکرم انجینئر رشید احمد بھٹی صاحب ربوہ نے واٹر فار لائف افریقہ کے موضوع پر معلوماتی لیکچر دیا جس میں انہوں نے اپنے وقف کے دوران بینن، نائیجر، ٹوگو اور نائیجیریا میں نئے میٹھے پانی کے پمپ لگانے اور پرانے پمپس کی مرمت اور اس سلسلہ میں دیگر خدمات کا تذکرہ کیا۔ مکرم کرنل (ریٹائرڈ) خالد منیر صاحب لاہور نے IAAAE کی ویب سائٹ کا پاکستان پیج کا تعارف حاضرین کو بتایا اور یہ طے ہوا کہ IAAAE کی ویب سائیٹ www.iaaae.org کو فعال بنایا جائے گا۔ مکرم انجینئر نوید اطہر شیخ صاحب لاہور نے ربوہ میں پانی کے نکاس اور سیوریج کے ڈیزائن کو حاضرین مجلس کے سامنے رکھا اور سکیم کی وضاحت کی۔ سالانہ رپورٹ مکرم شیخ حارث احمد صاحب جنرل سیکرٹری IAAAE نے پیش کی۔ جس میں انہوں نے ایسوسی ایشن کی خدمات اور پورے سال میں ہونے والے مختلف پراجیکٹس کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ پاکستان بھر کے 20 چیپٹرز کی کارگزاری اور انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کی خدمات بتائیں۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن کے دو نئے چیپٹرز گجرات اور شیخوپورہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ٹیکنیکل میگزین IAAAE 2011-12ء کے مدیر انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب ہیں اور اس رسالے کی اندرون و بیرون ملک تقسیم، تعارف اور گزشتہ سالانہ کنونشن کی جھلکیاں بھی ان کی رپورٹ کا حصہ تھیں۔ رپورٹ کے بعد مکرم انجینئر تنویر مجتبیٰ صاحب فنانس سیکرٹری نے بجٹ 2012ء پیش کیا جس کی سب شرکاء نے تائید کی۔

بجٹ کے بعد پیغامات کے سیشن میں سب سے پہلے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دعائیہ خط پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں حضور انور فرماتے ہیں۔ آپ کا خط ملا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کا 30واں سالانہ کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کنونشن کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور آپ لوگوں کی مساعی میں ہمیشہ برکت دیتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد مکرم آرکیٹیکٹ شفیق ملک صاحب صدر IAAAE یو ایس اے اور مکرم انجینئر شیخ عبدالہادی صاحب صدر IAAAE کینیڈا کے پیغامات بھی سنائے گئے۔ تقریب تقسیم ایوارڈز میں مکرم انجینئر نعمت اللہ ساہی صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ایوارڈز تقسیم کئے۔ امسال اول چیپٹر لاہور، دوم ربوہ اور سوم سرگودھا رہے۔ بہترین طلباء جنہوں نے دوران سال اپنے سمیسٹرز میں نمایاں کامیابی حاصل کی ایوارڈ دیئے گئے ان میں مکرم وقار احمد نصیر صاحب، مکرم عطاء الرحمٰن صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم رضوان اللہ ہاشمی صاحب اور مکرمہ سنیہ طارق صاحبہ شامل ہیں۔ انتظامیہ ٹیم اور ان احباب کو بھی ایوارڈز دیئے گئے جنہوں نے اس کنونشن میں پریزنٹیشن یا لیکچرز دیئے۔ دعا کے ساتھ یہ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ تمام ممبران کا گروپ فوٹو ہوا، نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اور شرکاء و مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا اور سہ پہر اڑھائی بجے یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: ایف۔شمس)

غزل

جاں بلب دل کی جستجو نہ گئی
تجھ سے ملنے کی آرزو نہ گئی
دل میں جو پھول تجھ کو پا کے کھلے
عمر بھر ان سے رنگ و بو نہ گئی
جو تصور میں تجھ سے کہتا ہوں
وہ کہی بات روبرو نہ گئی
ہر سو نفرت کی آندھیاں لیکن
پیار کرنے کی اپنی خو نہ گئی
ہے عجب منصفی تری منصف
کون ہے جس کی آبرو نہ گئی
اپنی آہ و فغان سے دل پگھلے
پر یہ آواز ایک سو نہ گئی
درد پھر آبسا ہے سینے میں
اس سے چھوڑی پرانی جو نہ گئی

طارق محمود سدھو

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

(قسط نمبر 38)

تازہ واقعات

التقویٰ کے بارہ میں اس مضمون کے آخر پر دو تازہ واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

...... سیرالیون کے علاقے Rukupur (روکوپور) میں ایک استاد ہیں جو عربی نہیں جانتے لیکن عربی سے لگاؤ ہے۔ ہمارے مربی مکرم محمد نعیم اظہر صاحب نے انہیں التقویٰ کے بعض شمارے دیئے، جن میں سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر بعض مضامین تھے، ان استاد صاحب نے کسی عرب سے پڑھوا کے یہ مضامین سنے اور ان کا مفہوم جاننے پر احمدی ہوگئے، یہ 2003ء کا واقعہ ہے۔

...... نائیجر کے مربی سلسلہ مکرم اصغر علی بھٹی صاحب نے ایک تازہ واقعہ ارسال کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ:

کچھ دنوں کی بات ہے کہ خاکسار نائیجر کے شہر ''برنی کونی'' میں ایک دکان سے نکل کر گاڑی ریورس کر رہا تھا شیشہ میں پیچھے دیکھا تو ایک شخص بڑے ٹرک سے اتر کر میری گاڑی کی طرف دوڑتا آرہا تھا اور دونوں ہاتھوں سے رکنے کا اشارہ بھی کر رہا ہے۔ خاکسار نے گاڑی کھڑی کرلی اتنے میں وہ شخص بھی پہنچ گیا، سلام کے بعد اس نے پوچھا: احمدیہ؟ یعنی کیا آپ کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے؟ میں نے کہا جی میں جماعت احمدیہ کا مربی ہوں۔ اس نے کہا: میں ایک ٹرک ڈرائیور ہوں۔ الجزائر کا رہنے والا ہوں اور اس وقت براستہ نائیجر اسی طرف جا رہا ہوں۔ ابھی اس شہر سے گزرتے ہوئے آپ کی گاڑی پر جماعت کا سٹکر دیکھا تو آپ سے ملنے کے لئے آگیا۔

اس کے ہاتھ میں رسالہ التقویٰ کی بہت پرانی کاپی تھی جو اس کو سفر کے دوران ''مالی'' میں کسی نے دی تھی۔ اس نے مجھے پرانی کاپی دکھاتے ہوئے بتایا کہ اس میں درج تمام مضامین اس نے اتنی بار پڑھے ہیں کہ وہ اسے زبانی یاد ہوگئے ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے مجھ سے رسالہ التقویٰ کی کچھ کاپیاں مانگیں۔ مَیں نے کہا کہ میرے پاس گاڑی میں تو نہیں ہیں تاہم مشن ہاؤس جا کر دی جاسکتی ہیں۔ اس نے کہا کہ ابھی اس کا سفر بہت لمبا ہے اور رکنے سے قاصر ہے، لہٰذا اس نے مجھ سے ایڈریس وغیرہ لے لیا اور وعدہ کرکے گیا ہے کہ جب اگلی دفعہ اس شہر سے گزرے گا تو جماعت کے بارہ میں تفصیل سے بات ہوگی۔

...... جلسہ سالانہ برطانیہ 2011ء کے دوسرے دن کے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

امسال 7/جولائی 2011ء کو ٹوکیو میں انٹرنیشنل بک فیئرز کے موقع پر سعودی عرب کے سفیر نے بھی جماعت کے سٹال پر وزٹ کیا اور قرآن کریم کے تراجم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔ عربی زبان میں لٹریچر کا پوچھا، اتفاق سے اس وقت سب سے اوپر ''التقویٰ'' کا ایک پرانا شمارہ پڑا ہوا تھا۔ سفیر صاحب نے اسے کھول کر دیکھنا شروع کیا تو جو صفحہ سب سے پہلے کھلا اس پر بیت فضل لندن کے افتتاح کے موقع پر شاہ فیصل کی تصویر اور اہل عرب کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ تھا۔ سفیر موصوف نے غیر معمولی دلچسپی سے مضمون کو پڑھنا شروع کیا اور جماعت کا تعارف حاصل کرنے کے لئے سٹال پر بیٹھ گئے۔ بعد میں انہیں باقی لٹریچر پہنچایا گیا۔

بلاد عربیہ میں مزید مربیان کی روانگی

عربی زبان میں لٹریچر اور کتب کے تراجم کی تیاری کے لئے مرکز کی طرف سے وقتاً فوقتاً مربیان کرام کو عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے عرب ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔

1993ء سے جماعت کی طرف سے بعض مربیان کو بلاد عربیہ میں بھیجنے کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا جو بفضل اللہ تعالیٰ آج تک جاری ہے۔ اس کھیپ کے پہلے مربی مکرم عبدالمجید عامر صاحب (حال عربک ڈیسک یوکے) تھے۔ آیئے ان سے ان کے اس سفر کی بابت سنتے ہیں۔

مکرم عبدالمجید عامر صاحب کی سرگذشت

میں نے 1972ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوکر 1979ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا۔ جامعہ کے زمانہ میں عربی زبان سے خاص شغف تھا خصوصاً ادب عربی کی بعض کتب سے جو ذاتی مطالعہ میں ہوتی تھیں۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ عربی زبان کے کسی ایک رائٹر کا نام لوں جو میرے نزدیک سب سے بہتر ہے تو میں مصطفیٰ لطفی المنفلوطی کا نام لوں گا، ان کی کتاب ''اَلْعَبَرَات'' کا تو جواب نہیں، اس کتاب کے مطالعہ نے میرے دل میں عربی ادب کا غیر معمولی شوق پیدا کردیا۔

(نوٹ: مصطفیٰ لطفی منفلوطی (1876ء-1924ء) مشہور مصری ادیب ہیں جو اپنے منفرد عربی اسلوب کی وجہ سے پوری عرب دنیا میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ والدہ ترکی ہونے کے باوجود یہ عربی کے عہد ساز ادیب بنے، اور فرنچ زبان کے نہایت محدود علم کے باوجود بعض دوستوں کی مدد سے بے شمار فرانسیسی روایات کا ایسے انداز میں ترجمہ کیا کہ ہر کتاب اور ہر روایت ادب عربی کا شہ پارہ بن گئی۔ شاید انہیں غم و دکھ کو نہایت مؤثر طریق پر بیان کرنے کی ماورائی قوت عطا ہوئی تھی۔ ان کی کتاب ''اَلْعَبَرَات'' مختلف کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ اس کا مطلب ہے ''آنسو''، اور یہ حقیقت ہے کہ ان کہانیوں کو پڑھ کر آنسو نکل آتے ہیں۔ ندیم)

عربی زبان سے مذکورہ شغف کی بناء پر ہی میں نے جامعہ کے آخری سال میں مقالہ کے طور پر حضرت مسیح موعود کی کتاب ''شہادۃ القرآن'' کا عربی ترجمہ کیا تھا میرے اس مقالہ کے نگران مکرم ملک مبارک احمد صاحب تھے جو کہ عربی زبان کے علم میں ایک سند کی حیثیت رکھتے تھے۔ ظاہر ہے مجھے تو عربی زبان کا سطحی سا علم تھا لیکن ملک صاحب نے اس ترجمہ میں میری بہت مدد کی اور ہر قدم پر راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

جامعہ پاس کرنے کے بعد کچھ عرصہ پاکستان میں مختلف جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی، پھر 1986ء میں پہلی دفعہ سویڈش زبان سیکھنے کے لئے مجھے سویڈن بھجوادیا گیا۔ جہاں مَیں نے شروع شروع میں سکول میں داخلہ لے کر زبان سیکھی لیکن بعد میں امیر و مشنری انچارج کی ذمہ داری کی وجہ سے اس طریق پر زبان سیکھنے کا سلسلہ نہ چل سکا۔

ان دنوں سویڈن میں ایک مصری احمدی مصطفیٰ کامل جامع صاحب رہا کرتے تھے جن سے اکثر رابطہ رہتا تھا۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبات کی کیسٹس مختلف ممالک میں ارسال کی جاتی تھیں، اور عربی ترجمہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے مصطفیٰ کامل صاحب انگریزی ترجمہ سنا کرتے تھے، اور کئی دفعہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ حضور کا خطبہ سنتے جاتے اور روتے جاتے تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ حضور انور کا اگلا خطبہ آنے تک مَیں پہلے خطبہ کو متعدد بار سنتا ہوں۔ خدا کے فضل سے وہ آج بھی زندہ ہیں اور اخلاص کے اسی اعلیٰ معیار پر قائم ہیں۔

اس کے بعد 1989ء میں میرا تبادلہ سیرالیون ہوگیا۔ وہاں پر بھی بعض عرب فیملیز موجود تھیں لیکن کئی دہاکوں سے وہاں پر ہی رہنے کی وجہ سے یہ عرب فصحیٰ عربی سے بہت دور ہو گئے تھے۔ سیرالیون کے دوسرے بڑے شہر ''کینیما'' میں ایک لبنانی الاصل احمدی مکرم خلیل احمد سکیکی صاحب رہتے تھے ان کے ساتھ میرا رابطہ رہتا تھا، کیونکہ ان کی عربی کافی اچھی تھی، وہ اکثر رسالہ ''التقویٰ'' پڑھتے تھے۔ انہوں نے کچھ عربی قصیدے بھی لکھے جن میں سے بعض التقویٰ میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔

1991ء میں جب میں سیرالیون سے واپس پاکستان گیا تو بعض دیگر مربیان کرام کے ساتھ میرا نام بھی عربی زبان میں تخصّص کے لئے پیش ہوا۔ تخصّص کے ساتھ حسب ارشاد جامعہ احمدیہ میں عربی زبان کی تدریس کی ڈیوٹی بھی ادا کرنے کا موقعہ ملا۔

میں ابھی پاکستان میں ہی تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد موصول ہوا کہ پاکستان میں موجود مختلف عرب ممالک کے سفارتخانوں سے رابطہ کرکے جائزہ لوں کہ کسی عرب ملک کا سٹڈی ویزا مل سکتا ہے یا نہیں۔ مجھے رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کا کم از کم میرے لئے کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ تقریباً سب ممالک کی طرف سے دو بنیادی معیار تھے جن پر مَیں پورا نہیں اترتا تھا۔ ایک تو تعلیم بی اے ہونی چاہئے تھی جبکہ مَیں ان کے لحاظ سے محض میٹرک پاس تھا، دوسرا میری عمر ان کی مطلوبہ عمر سے زیادہ تھی۔

1993ء میں مجھے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ اور بعد از جلسہ واپسی سے ایک دن قبل جب حضور انور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا پروگرام کیا ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ حضور کل میری فلائٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: کوئی جلدی کی ضرورت نہیں، یہاں عربک ڈیسک میں بیٹھ کر کام سیکھو اور یہاں سے مختلف عرب ممالک کے سفارتخانوں سے رابطہ کرکے دیکھو کہ آپ کو ویزا مل سکتا ہے یا نہیں۔

لندن میں مختلف عرب سفارتخانوں سے رابطہ کیا تو وہی جواب ملا جو پاکستان میں ملا تھا بلکہ انہوں نے ایک بات کا اضافہ بھی کردیا کہ ہم زائر کو اس طرح کا ویزہ نہیں دے سکتے بلکہ اسے اپنے ملک میں جاکر ویزہ لینا ہوگا۔

حضور انور نے ایک مخلص احمدی عرب دوست کا نام لے کر فرمایا کہ ان سے کہیں کہ اس بارہ میں کوشش کریں۔ چنانچہ اس احمدی دوست کی کوششوں سے مجھے شام کا ویزہ مل گیا اور مَیں اکتوبر 1993ء میں شام پہنچ گیا۔

ابتدائی کچھ دن ہمارے سیرین احمدی بھائی مکرم مسلم الدروبی صاحب کے گھر پر گزارے، بعد ازاں غیر ملکیوں کے لئے عربی سکھانے والے حکومتی انسٹیٹیوٹ میں مجھے داخلہ مل گیا جس کا نام ''معہد تعلیم اللغة العربية لغير الناطقين بہا'' تھا۔ داخلہ سے قبل میرا لیول کا ٹیسٹ لیا گیا

اور زبان کے معیار کے لحاظ سے مجھے اس کی آخری کلاس میں رکھا گیا۔ لیکن چند دن کی پڑھائی کے بعد مَیں نے محسوس کیا کہ یہ انسٹیٹیوٹ بہت ابتدائی قسم کا ہے جس سے مجھے خاطر خواہ فائدہ نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا مَیں نے اپنی یہ رائے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں لکھنے کے ساتھ یہ بھی عرض کی کہ اگر ارشاد ہو تو کسی بہتر سکول میں داخلہ کی کوشش کی جائے۔ کچھ دنوں کے بعد حضور انور کا ارشاد موصول ہوا کہ مجھے پتہ ہے آپ کو کتنی عربی آتی ہے۔ آپ تو اس انسٹیٹیوٹ کی آخری کلاس میں ہیں لیکن مَیں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس کی پہلی کلاس میں منتقل ہونے کی کوشش کریں اور بچوں کی طرح پڑھیں۔ چنانچہ مَیں نے ایسے ہی کیا۔ اور یہی فیصلہ درست تھا کیونکہ مجھے عربی زبان کے بڑے بڑے لفظ اور جملے اور قدیم عربی ادب کے بارہ میں تو کچھ علم تھا لیکن بنیادی امور سے اس قدر شناسائی نہ تھی۔ مختصر دورانیہ کی ان پہلی کلاسوں میں پڑھنے سے یہ بنیادی امور راسخ ہو گئے۔ اس انسٹیٹیوٹ میں تقریباً ایک سال تک تعلیم حاصل کی۔

چونکہ سکول کی پڑھائی تو بالکل ہلکی پھلکی تھی اور کسی عرب ملک میں قیام سے اصل مقصد وہاں رہ کر کثرت سے زبان بولنے، ذاتی طور پر کثرت مطالعہ کرنے اور ترجمہ وغیرہ کے کام کی پریکٹس کرنا تھا۔ اس لئے میرا طریق یہ تھا کہ روزانہ ایک عربی اخبار خریدتا اور اس کو شروع سے لے کر آخر تک مکمل پڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ شروع میں تو جو الفاظ اور استعمالات مشکل لگتے تھے میں ان کو لکھ لیا کرتا تھا اور سکول میں کلاس شروع ہونے سے پہلے یا بعد اپنے استاد سے ٹائم لے کر سمجھانے کی درخواست کرتا۔

میرے استاد کا نام عرفان المصری تھا اور وہ نہایت قابل اور مخلص انسان تھے جن کی مدد اور راہنمائی سے مَیں نے بہت فائدہ اٹھایا۔ اس استاد کا طریق تھا کہ تدریس کے دوران بعض اوقات مختلف مسائل کے بارہ میں اسلامی رائے کا بھی ذکر کر دیا کرتا تھا، شاید اس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ یورپین سٹوڈنٹس اس کے خلاف ضرور بولیں گے اور اس طرح عربی بولنے کی پریکٹس ہوگی۔

ایک دن قتل مرتد کے موضوع پر ان سے گفتگو ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو مَیں اس موضوع پر آپ کو مزید مواد فراہم کر سکتا ہوں۔ ان کی خواہش پر مَیں نے اگلے دن ہمارے سیرین احمدی مکرم محمد منیر ادلبی صاحب کی کتاب ''قتل المرتد'' انہیں لا کر دی۔ ان کی یہ کتاب بنیادی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' اور اس موضوع پر حضور کے دیگر لیکچرز سے ماخوذ ہے۔ چند دنوں کے بعد میرے استاد نے یہ کتاب مکمل پڑھ کر جب مجھے واپس دی تو کہنے لگے کہ واقعی یہی درست رائے ہے جو نہایت منطقی اور مدلل ہے اور آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہی درست نقطہ نظر ہے۔

اسی طرح کے بعض دیگر امور کی وجہ سے استاد عرفان کے ساتھ ایک بہت اچھا احترام کا تعلق قائم ہو گیا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بتایا کہ ان کا ایک عزیز ہے جو کسی عرب ملک میں چیف جسٹس بھی رہے ہیں انہوں نے اسلامی سزاؤں کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جو مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل کی جائے گی، اور میری خواہش ہے کہ آپ بھی اسے ایک دفعہ دیکھ کر اپنی رائے دیں۔ مجھے اس کتاب کا مسودہ دے دیا گیا جس کو پڑھ کر مَیں نے متعدد مقامات پر اپنے مختصر نوٹس لکھ دیئے۔ جب مؤلف نے ان کو پڑھا تو استاد عرفان سے کہا کہ مَیں اس شخص سے ملنا چاہتا ہوں۔ اور یوں ایک دن استاد عرفان مجھے لے کر اس کے گھر پہنچ گئے۔ اس نے بھی استاد عرفان کی طرح مجھے کہا کہ مَیں نے تو علماء کی متفق علیہ آراء کا ذکر کیا ہے لیکن آپ نے اپنے نوٹس میں آیات و احادیث کے حوالے سے مختلف رائے دی ہے۔ اگرچہ آپ کی بات بالکل درست ہے لیکن اگر مَیں اسے درج کر دوں تو نہ تو میری یہ کتاب چھپے گی نہ ہی کسی کالج یا یونیورسٹی کے نصاب میں لگ سکے گی۔ مَیں نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو اس سے قبل استاد عرفان کو دیا تھا کہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی بات ماننی ہے یا نام نہاد علماء کی۔

سیریا میں قیام کے دوران مختلف مضامین کے ترجمہ کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے حضور انور کے ہومیوپیتھی کے موضوع پر ہونے والے لیکچرز کا عربی ترجمہ کرنے کا ارشاد ہوا تھا۔ چنانچہ ان لیکچرز کی کیسٹس مجھے بذریعہ پوسٹ ارسال کی جاتی تھیں جن کو سن کر پہلے میں اردو میں لکھ لیتا تھا پھر اس کا تحریری طور پر ترجمہ کر لیتا تھا۔ سیریا میں قیام کے دوران میں نے تقریباً بیس یا پچیس لیکچرز کا ترجمہ مکمل کر لیا تھا۔

سیریا میں پونے دو سال یا اس سے کچھ زائد عرصہ کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں لکھا کہ میرے خیال میں شاید اب مجھے مزید یہاں رہنے میں زبان کے لحاظ سے فائدہ نہیں ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ پھر پاکستان واپس جائیں اور جامعہ احمدیہ میں پڑھائیں۔

پاکستان جانے سے قبل میں نے حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ اگر اجازت ہو تو پاکستان جانے سے قبل حضور انور کی ملاقات کا شرف حاصل کرتا جاؤں۔ حضور نے ازراہ شفقت اجازت مرحمت فرمادی اور جب میں ملاقات کے لئے حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور انور نے فرمایا کہ آپ یہاں ایک طرف کسی گوشے میں لگ کے بیٹھ جائیں اور ہومیوپیتھی کے بقیہ لیکچرز کا عربی ترجمہ کریں۔ دوسری طرف حضور نے بعض احباب جماعت کو میرے وزٹ ویزہ کو مستقل ویزہ میں بدلوانے کی کوشش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جب حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی کہ یہاں لندن سے ایسا ہونا ناممکن ہے تو حضور نے فرمایا پھر پاکستان جا کر اس کی کوشش کریں اور ویزہ لگنے پر فیملی کے ساتھ ہی آ جائیں۔ یوں پاکستان سے ویزہ لے کر فیملی کے ساتھ مَیں اپریل 1997ء میں یہاں حاضر ہو گیا۔

چار مزید مربیان کی شام روانگی

مکرم عبدالمجید عامر صاحب کے قیام شام کے دوران ہی وہاں پر عربی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مزید مربیان بھیجنے کی کارروائی ہونا شروع ہوئی اور وہاں کے بعض احمدی احباب کی کوششوں سے ہم چار مربیان (محمد احمد نعیم صاحب، داؤد احمد عابد صاحب، نوید احمد سعید صاحب اور خاکسار محمد طاہر ندیم) کو وہاں پر غیر ملکیوں کو عربی سکھانے والے ایک حکومتی انسٹیٹیوٹ میں داخلہ مل گیا جس کی بناء پر ویزے کا حصول بھی نسبتاً آسان ہو گیا اور ہم 30 ستمبر 1994ء کو ربوہ سے شام کے لئے عازم سفر ہوئے اور یکم اکتوبر کی صبح دمشق پہنچ گئے۔

مکرم محمد احمد نعیم صاحب نے 1990ء میں، مکرم داؤد احمد عابد صاحب اور نوید احمد سعید صاحب نے 1991ء میں جبکہ خاکسار نے 1992ء میں جامعہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا۔ 1992ء میں ہم چاروں کا تخصص ادب عربی اور صرف و نحو میں ہوا۔ تخصص کے ساتھ ساتھ جامعہ میں بعض کلاسوں میں عربی اور صرف و نحو کی تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا تا آنکہ شام جانے کی کارروائی مکمل ہو گئی۔

دمشق پہنچ کر حکومتی انسٹیٹیوٹ میں ہمارے داخلہ کی رسمی کارروائی کے بعد کلاسیں شروع ہو گئیں جو ہفتہ میں دو تین دن شام کے وقت مختصر دورانیہ کی کلاسوں کی شکل میں تھیں۔ اس انسٹیٹیوٹ میں تقریباً ڈیڑھ سال تک تعلیم حاصل کی، پھر دمشق یونیورسٹی کے تحت غیر ملکیوں کو عربی سکھانے والے ایک انسٹیٹیوٹ میں تین ماہ کا ایک کورس مکمل کیا۔ اس کے بعد کوشش کی تو دمشق یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا اور پھر یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے کے لئے چار سال مزید وہاں قیام کیا۔ یوں تقریباً چھ سال یعنی 1994ء سے لے کر 2000ء تک سیریا میں قیام رہا۔ اب اس عرصہ کی یادیں، واقعات، اور قابل ذکر امور پیش خدمت ہیں۔

خاکسار کی یادیں

گو کہ شام کی جماعت بہت پرانی ہے لیکن ایک لمبے عرصہ تک حکومتی پابندیوں کی وجہ سے جماعتی سرگرمیوں کی اجازت نہ ہونے کے سبب افراد جماعت تو موجود تھے مگر جماعت کی کوئی صورت موجود نہ تھی۔ اور اس پابندی پر لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود بڑی عمر کے احمدی تو ابھی تک احمدیت پر قائم تھے لیکن آپس میں میل ملاپ کی کمی اور جماعتی سرگرمیوں اور اجتماعات کے نہ ہونے کی وجہ سے آئندہ نسل احمدیت سے قدرے دور ہو گئی تھی۔ نیز نئی نسل کے اکثر نوجوان پرانے احمدیوں کو جانتے تک نہ تھے۔ اس عرصہ میں ان کو نہ تو آپس میں بیٹھنے اور جماعت کے حالات سننے سنانے کا کوئی قابل ذکر موقعہ ملا تھا، نہ آپس میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفائے کرام کی سیرت کے ایمان افروز واقعات کے تذکرے ہوئے۔ اس لئے ان میں احمدیت کا حقیقی رنگ منتقل نہیں ہو سکا تھا۔

ایک خوشگوار تبدیلی

ہمارے شام میں پہنچنے کے بعد ہمیں مرکز کی یہی ہدایت تھی کہ آپ کے قیام کی غرض عربی زبان کی تعلیم ہے اس کے علاوہ وہاں کے احمدیوں سے میل ملاپ میں بھی ملکی قوانین کو ملحوظ رکھیں۔ وہاں کے قوانین و حالات تو اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ کوئی دینی سرگرمیاں منعقد ہوں۔ تاہم ملنے ملانے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ لہٰذا جب احمدیوں کو پتہ چلا تو وہ ہمیں ملنے کیلئے آتے رہے۔ دوسری طرف ہم بھی وقتاً فوقتاً پرانے اور نئے احمدیوں سے ملنے کے لئے آتے جاتے رہتے تھے۔ کئی دفعہ ایسے ہوتا کہ ہمارے ہاں کوئی بزرگ احمدی تشریف لائے ہوتے اور کوئی نوجوان احمدی ملنے آ جاتا تو ہمیں یہ جان کر حیرانی ہوتی کہ ایک ہی شہر میں رہنے کے باوجود یہ ان کی پہلی ملاقات ہے۔ اس لئے ہمیں ہی ان دونوں کو ایک دوسرے سے متعارف کروانا پڑتا تھا۔ اس کے علاوہ کئی احمدی احباب وقتاً فوقتاً دعوتیں بھی کرتے رہتے تھے، نیز ہم بھی احباب جماعت کی دعوتیں کرتے تو قصداً کچھ نئے اور کچھ پرانے احمدیوں کو بلا لیتے۔ اس طرح ان سب کا آپس میں تعارف ہو جاتا تھا۔ یوں ملکی قوانین کے اندر رہتے ہوئے جماعتی سرگرمیوں کے بغیر محض ملنے ملانے سے ہی افراد جماعت کے آپس میں تعلقات مضبوط ہو گئے۔ کئی نوجوانوں کا ہمارے ہاں آنا جانا ہو گیا۔ ہم بھی ان کے ساتھ بولنے سے فائدہ اٹھاتے اور ان کو بھی مختلف موضوعات کے بارہ میں اپنی معلومات کسی قدر بڑھانے کا موقع مل جاتا تھا۔

اُس وقت ان امور کی بہت اہمیت تھی، کیونکہ جماعت کی کتابیں میسر نہ تھیں، آپس کے تعلقات بہت محدود ہو کر رہ گئے تھے، بہت کم احمدی خلیفہ وقت کو خط لکھتے تھے اور جو لکھتے تھے ان کو خلیفہ وقت کی طرف سے مرسلہ جواب پہنچتے نہیں تھے بلکہ ضبط ہو جایا کرتے تھے۔ آج خدا تعالیٰ نے اس طرح کی بندشوں کو ختم کر دیا ہے۔ آج احمدی جہاں کہیں بھی ہوں، عربی ویب سائیٹ، عربی چینل اور ای میلز کے ذریعہ خلیفہ وقت اور تمام دنیا کے احمدیوں کے ساتھ رابطہ کر سکتا ہے۔ اور یہ ظاہری قدغنیں بے معنی ہو گئی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دروازے کھول دیئے ہیں۔

گو کہ گاہے گاہے احمدی احباب کے ساتھ ملاقاتوں میں مختلف امور کے بارہ میں بات ہوتی رہتی تھی لیکن ایک رات بطور خاص یادگار ہے۔ دمشق سے چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر حوش عرب نامی ایک بستی میں کچھ احمدی رہتے ہیں انہوں نے ہمیں دعوت پر بلایا اور شام کے کھانے کے بعد انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہمیں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ ہم باری باری حضور کی سیرت کے واقعات بیان کرتے رہے، یہ سلسلہ نماز تہجد تک جاری رہا۔

چونکہ ہم چار دوست ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔ اکثر اوقات مرکزی لائبریری چلے جاتے تھے جہاں مختلف پڑھے لکھے دوستوں کے ساتھ بات چیت کے علاوہ نئے عربی اخبارات و رسائل اور کتب کا مطالعہ کرنے کا موقع مل جاتا۔ گھر میں رہنے کی صورت میں گھر میں موجود اخبارات و کتب کے علاوہ مختلف آرٹیکلز کا ترجمہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے، نیز لقاء مع العرب اور مختلف عربی چینلز پر خبریں باقاعدگی سے دیکھتے تھے۔

ہم آپس میں بھی عربی بولنے کی کوشش کرتے تھے نیز گھر میں فجر کے بعد تفسیر کبیر (عربی) کا درس ہوتا اور خطبہ جمعہ بھی عربی زبان میں ہوتا تھا۔

سیریا جانے سے قبل ہمارے ذہنوں میں یہ تصور تھا کہ وہاں لوگ فُصحیٰ عربی بولتے ہوں گے اور ہم جہاں بھی جائیں گے اور جس کے ساتھ بولیں گے ہماری عربی کی پریکٹس ہوتی جائے گی اور زبان صیقل ہوتی رہے گی۔ لیکن ابتدائی ایام میں ہی ہمیں اندازہ ہو گیا کہ یہ تصور غلط تھا۔ قومی اور دفاتر کی رسمی زبان فُصحیٰ عربی ہونے کے باوجود وہاں ہر شخص عامیہ یعنی اصل عربی زبان کا بگاڑا ہوا لوکل لہجہ استعمال کرتا تھا اور پڑھا لکھا طبقہ بھی اس نہج پر چل رہا تھا۔ ہمیں یہ بات نہایت عجیب معلوم ہوتی تھی۔ کئی دفعہ ہم بولنے والے سے کہہ بھی دیتے تھے کہ ہمارے ساتھ فصیح عربی میں بات کریں۔ چنانچہ ہماری اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے وہ فُصحیٰ عربی بولنا شروع کر دیتا تھا اور شاید یہ سمجھ رہا ہوتا تھا کہ وہ نہایت فصیح عربی بولے جا رہا ہے جبکہ درحقیقت محض ایک دو جملوں کے بعد وہ ہماری درخواست بھول کر اپنی لوکل زبان بولنا شروع کر دیتا تھا اور اگر کبھی ہم دوبارہ یاد کروانے کی جرأت کر لیتے تو ان میں سے کئی کا جواب یہ ہوتا تھا کہ ہم فُصحیٰ عربی ہی تو بول رہے ہیں۔

اس تجربہ کے باوجود ہمارا خیال تھا کہ کئی ایک ایسے مقامات ہوں گے جہاں پر ابھی بھی فصیح عربی بولنے والے پائے جاتے ہوں گے۔ لہٰذا ابتدائی ایام میں ہی مَیں نے اپنی ٹیچر سے پوچھا کہ مجھے دمشق میں کوئی ایسی جگہ بتائیں جہاں پر لوگ فصیح عربی بولتے ہوں تا کہ مَیں روزانہ وہاں جا کر کچھ وقت بتاؤں اور عربی سننے اور بولنے کی پریکٹس کر سکوں۔ وہ میری اس ''عجیب و غریب'' درخواست پر حیران رہ گئی اور کہنے لگی: افسوس کہ دمشق میں ایسی کوئی جگہ نہیں ہے۔ پھر اس نے بتایا کہ دمشق شہر کے وسط میں ضلعی دفاتر کے قریب ایک کیفے ''مقھی الھافانا'' ہے اس میں کسی زمانہ میں ادیب اور شعراء آ کر بیٹھا کرتے تھے اور اکثر اوقات آپس میں فصیح عربی زبان میں گفتگو کرتے تھے۔ لیکن مجھے پتہ نہیں کہ ابھی تک ایسا ہوتا ہے یا نہیں۔ ایک دن خاکسار اور محترم نوید احمد سعید صاحب اس کیفے میں گئے جہاں پر ایک چائے کے کپ کی قیمت شاید 70 لیرہ ادا کرنی پڑی جبکہ باہر اسی کپ کی زیادہ سے زیادہ قیمت 10 سے 20 سیرین لیرہ کے درمیان تھی۔ بہرحال اس کیفے میں ہمیں کوئی ایسی نشست نہ ملی جس میں ادباء گفتگو کر رہے ہوں۔ بالآخر اس خیال سے کہ شاید ہفتہ کے کسی ایک دن یہ لوگ یہاں آتے ہوں ہم نے وہاں کام کرنے والے ایک شخص سے بھی پوچھا کہ کیا یہاں پر ادباء اور شعراء آ کر بیٹھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ محض چائے پینے کے انداز سے تو مَیں معلوم نہیں کر سکتا کہ یہ ادیب ہے اور یہ شاعر۔ اس کے اس جملہ میں ہمارے سارے سوالوں کا جواب تھا۔

ہم نے اپنا طریق بنا لیا تھا کہ جن عرب احباب کے ساتھ بیٹھتے ان سے درخواست کرتے کہ آپس میں بھی فصحیٰ بولیں تا کہ ہم بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک دن دمشق کی سب سے بڑی لائبریری ''مکتبۃ الأسد'' کے کیفے میں جامعہ دمشق کے بعض سٹوڈنٹس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی موضوع پر بات چل نکلی اور ہمیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ پورے شام میں کوئی ایک بھی خاندان ایسا نہیں ہے جس کے افراد آپس میں فُصحیٰ عربی بولتے ہوں۔ اس پر خاکسار نے ان سے کہا کہ آپ جو نئی نسل کے نوجوان ہیں وہ اس سلسلہ میں پہلا قدم کیوں نہیں اٹھاتے اور اپنے اپنے گھروں میں فُصحیٰ عربی بولنی شروع کیوں نہیں کرتے؟ اس پر ان میں سے ایک نے جو جواب دیا وہ مایوس کن تھا۔ اس نے کہا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم ایسا کریں اور معاشرے میں ہماری جگ ہنسائی ہو؟

دمشق یونیورسٹی میں ہمارے ابتدائی ایام تھے اور اگر مضمون مشکل ہوتا اور لیکچرار بھی لوکل زبان میں لیکچر دینا شروع کر دیتا تو ہمیں کچھ سمجھ نہ آتی تھی۔ اس لئے ہم اکثر کھڑے ہو کر درخواست کر دیتے تھے کہ براہ کرم فُصحیٰ بولیں تا کہ ہم بھی کچھ سمجھ سکیں۔ اکثر تو ہماری بات مان لیتے تھے۔ لیکن ایک لیکچرار نے ہماری اس درخواست پر کہا کہ جو زبان مَیں بول رہا ہوں اس کو نہ سمجھنے والے صرف آپ ہیں باقی سب کو سمجھ آ رہی ہے۔ میں ابھی ہال میں موجود طالبعلموں سے پوچھ لیتا ہوں کہ ان کا ووٹ کس زبان کے حق میں ہے۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے پوچھا کہ جو لوکل زبان میں لیکچر کے حق میں ہیں ہاتھ کھڑے کر دیں۔ اور ہمارے علاوہ سب کے ہاتھ کھڑے تھے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تو جمہوریت ہے ہم تو اکثریت رائے کے حق میں ہیں۔ اور اکثریت کا فیصلہ ہے کہ لوکل زبان میں ہی لیکچر ہو۔

ہماری کوشش یہ ہوتی تھی کہ پڑھے لکھے افراد کے ساتھ ہماری علیک سلیک رہے تا کہ ان کی زبان سن کر اور ان کے ساتھ بات کر کے ہماری عربی زبان کی بھی پریکٹس ہوتی رہے۔ ان میں سے ایک دوست عربی ادب میں ڈاکٹریٹ کر رہے تھے اور بہت اچھے رائٹر اور نقاد اور متعدد کتب کے مصنف تھے۔ ایک دفعہ مَیں نے دنیا کے دکھ و آلام اور لوگوں کی بے حسی کے موضوع پر ایک چھوٹا سا مضمون لکھا جو بعد میں ایک ہفت روزہ عربی اخبار ''الِاعتدال'' میں بھی شائع ہو گیا، یہ مضمون مَیں نے انہیں تصحیح کرنے کے لئے دیا۔ مجھے یاد ہے کہ پڑھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ تم نے بڑے مؤثر انداز میں لکھا ہے اور یہ رُلا دینے والی تحریر ہے۔ شاید ان کے اسی حسن ظن کی وجہ سے انہوں نے ایک دن مجھے کلچرل سنٹر میں ایک سیمینار میں آنے کی دعوت دی جس میں اس دوست نے بطور میزبان اور ناقد شرکت کرنی تھی جبکہ سیمینار کا عنوان تھا ''المھندسون القصّاصون ''یعنی اس میں ایسے افسانہ نگاروں نے اپنے افسانے پیش کرنے تھے جو پیشے کے اعتبار سے انجینئر تھے اور اس کے بعد اس دوست نے ان پر اپنی ناقدانہ رائے دینی تھی۔ سیمینار اس طرح پر شروع ہوا کہ پہلے ایک افسانہ نگار اپنا افسانہ پڑھتا تھا پھر اس پر ہال میں موجود حاضرین کو اپنی اپنی رائے دینے کا موقع دیا جاتا تھا پھر آخر پر میزبان اپنی ناقدانہ رائے کا اظہار کرتا تھا۔

مجھے ان کے فلسفیانہ افسانوں کی تو کچھ خاص سمجھ نہ آئی تاہم ایک بات سے مجھے بہت افسوس ہوا کہ ایک افسانہ نگار نے اپنے افسانہ میں کہیں کہیں فُصحیٰ کی بجائے لوکل زبان کے فقرات استعمال کئے تھے۔ جب اس کے بارہ میں حاضرین کی رائے لی گئی تو مَیں نے بھی اپنا ہاتھ کھڑا کر دیا۔ میرے اس میزبان دوست نے شاید اس خیال سے کہ ایک غیر ملکی ایک عربی ادیب کے افسانہ پر رائے دینے لگا ہے میری حاضرین کے سامنے کچھ تعریف بھی کر دی کہ ان کی عربی کافی اچھی ہے اور ان کے مضامین اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں وغیرہ (ان دنوں خاکسار کے چند مضامین سیرین اخبار الاعتدال میں شائع ہوئے تھے) پھر مجھے مائیک پر بلایا۔ مَیں نے عرض کیا کہ مجھے ان افسانوں کے ادبی پہلوؤں کے بارہ میں تو زیادہ معلومات نہیں ہیں بلکہ ہم تو اس نظر سے ہی ان کا مطالعہ کرتے ہیں کہ ان میں استعمال شدہ الفاظ اور ان کے نئے استعمال اور نئی تراکیب کو یاد کر لیں اور اس طرح ہماری زبان زیادہ اچھی ہو جائے۔ لیکن مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے کہ اس افسانہ نگار کے افسانہ کا ایک حصہ لوکل زبان پر مشتمل تھا۔ میرا ان سے سوال ہے کیا فصیح عربی زبان اب اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ بعض مفاہیم کو ادا کرنے کے لئے آپ کو لوکل زبان کی ضرورت پڑی ہے۔ اس پر اس افسانہ نگار نے میری بات ٹوک کر جواب دیا کہ یہ مفاہیم ہمارے کلچر کا حصہ ہیں اور مَیں نے لوکل زبان میں ان مفاہیم کو زیادہ واضح شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مَیں نے کہا کہ قارئین کرام کے ساتھ زیادتی ہو گی اگر یہ تصور کر لیا جائے کہ آپ فصیح عربی میں لکھیں گے تو شاید وہ نہ سمجھ سکیں۔ اس کے بعد مَیں نے عرض کیا کہ آج عرب دنیا میں ہر عربی ملک کی علیحدہ زبان اور لہجہ ہے ہر قسم کے باہمی اتحاد کے دھاگے ٹوٹتے جا رہے ہیں۔ ایک فصیح عربی زبان کا واحد دھاگہ ایسا ہے جو تمام عرب ملکوں میں اتحاد کی ایک صورت پیش کر رہا ہے اگر اس کو بھی توڑتے ہوئے ہر ملک والے اپنی اپنی لوکل زبان کو فصیح زبان پر فوقیت دینے لگ گئے تو پھر یہ آخری امید بھی جاتی رہے گی۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ سارا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ سیمینار ختم ہونے کے بعد کلچرل سنٹر کی انچارج خود میرے پاس آئی اور کہا کہ عربی زبان کے بارہ میں جس غیرت کا اظہار آپ نے کیا ہے اس پر میں سینٹر کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

ق۔محمود۔سردار

گھر آج کل کیوں ٹوٹ رہے ہیں؟

گھر ایسی جگہ ہے جہاں ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ جنت کا نمونہ ہو۔ جہاں ہر ایک کو عزت و پیار، سکون و برکت نصیب ہو مگر یہ بات بڑی فکر انگیز ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پہ گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ گھر جنت کا نمونہ بننے کی بجائے جہنم کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ چند وجوہات پیش ہیں جن کی وجہ سے یہ مسئلہ بڑھتا جا رہا ہے۔

قولِ سدید سے کام نہ لینا

دنیاوی طور پر دیکھا جائے اگر ایک عمارت کی تعمیر میں ہم بنیاد کمزور رکھیں گے تو عمارت پائیدار نہیں ہو سکتی۔ شادی عمر بھر کا ایک معاہدہ ہے۔ اس میں اکثر قولِ سدید سے کام نہیں لیا جاتا۔ دیکھا گیا ہے دونوں فریقین خواہ وہ لڑکے والے ہوں یا لڑکی والے، اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالتے ہیں۔ کہیں عمر کم بتائی جاتی ہے، کہیں شدید ذہنی و جسمانی بیماریوں کو چھپایا جاتا ہے، کبھی تعلیم اور تنخواہ کے معاملہ میں ہیر پھیر سے کام لیا جاتا ہے۔ ایک فریق جب جھوٹ کی مدد حاصل کرتا ہے، برکت تو اسی وقت ہی ختم ہو جاتی ہے۔ عمر بھر کا نباہ تو بعد کی بات ہے۔ ہمارے رسولِ اکرم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے تجارت و خرید و فروخت کے آداب کے بارہ میں بتایا کہ:

”خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے تو اسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس سودے میں برکت دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لے کر کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

(بخاری کتاب البیوع)

جب ہمیں دنیا کے مال و متاع کے بارہ میں حکم دیا گیا ہے کہ مال میں کوئی خرابی یا عیب ہے تو اس کو بیان کریں، مگر یہ کس قدر ظلم ہے کہ ہم زندگی بھر کا ساتھ شروع کرنے لگیں تو جھوٹ سے کام لے کر اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈال دیں کہ شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ غلط بیانی کرنے سے زندگی میں برکت اور سکون جاتا رہتا ہے اور کامیاب ازدواجی زندگی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

تقویٰ کی کمی

آنحضور ﷺ نے فرمایا:

”کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو“۔

(بخاری کتاب النکاح)

ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا:

”دنیا تو سامان زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان زیست نہیں۔“

(ابن ماجہ)

ان احادیث مبارکہ میں تمام مسائل کا حل مل جاتا ہے مگر ہوتا یہ ہے کہ تمام دینی علوم و احادیث نبویؐ سے آگاہی رکھنے کے باوجود جب لڑکے والے لڑکی دیکھنا شروع کرتے ہیں تو ان کی تلاش اکثر خوبصورت، سمارٹ، لمبی دراز قد، کم عمر، اعلیٰ تعلیم یافتہ، اونچے مالدار گھرانے کی لڑکی پر ختم ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر لڑکی والے ہیں تو ان کی ڈیمانڈ بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ، کم عمر، خوبصورت، اچھے حسب نسب والا، اچھی تنخواہ یا بزنس کا حامل لڑکا ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے فریقین نیکی و تقویٰ کا پہلو نظر انداز کر رہے ہوتے ہیں۔

گھروں کے ٹوٹنے کی سب سے اہم وجہ نیکی و تقویٰ کی کمی اور خدا تعالیٰ سے دوری ہے۔ دنیا کی طلب تو انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں جب تک دنیاداری مقدم رہے گی، گھروں کے ٹوٹنے کی شرح بڑھتی جائے گی۔ اس سلسلہ میں مغربی اقوام کی مثال ہمارے سامنے ہے، جہاں آج شادی تو کل طلاق۔ کیوں؟ اس لیے کہ ان کا مدعا صرف دنیا کی مال و متاع، عیش پرستی ہوتے ہیں۔

آنحضورؐ نے نکاح کے موقع پر جن آیات مبارکہ پڑھنے کا فرمایا ان سب میں صرف اور صرف اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صاف اور سیدھی بات کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

یاد رکھیں ایک متقی اور نیک سیرت لڑکی جو کہ قبول صورت، کم تعلیم یافتہ ہو ایسی لڑکی سے بہت بہتر ہے جو کہ خوبصورت، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو مگر دنیادار اور خدا تعالیٰ کا خوف نہ رکھنے والی ہو۔

والدین کی تربیت میں کمی

تربیت اولاد ایک بہت حساس اور نازک موضوع ہے۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ہی اچھی تربیت کی توفیق مل سکتی ہے۔

یہ المیہ ہے کہ ہمارا معاشرہ بڑی تیزی سے زوال کی طرف رواں دواں ہے۔ سب طور طریقے اور اقدار تبدیل ہو رہے ہیں۔ انٹرنیٹ، ٹی وی، فلم بچوں کی تربیت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ بدعات، رسوم و رواج کا ہر طرف طوفان برپا ہے۔ میڈیا کے منفی اثرات نے نئی نسل کو زندگی کی حقیقتوں سے دور کر دیا ہے۔

جدید علوم اور اونچی ڈگریوں کے حصول کی لگن نے نئی نسل کو ایک جنون میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کو نماز پڑھنے کا وقت نہیں ملتا کیونکہ اس ٹائم ان کی اکیڈمی یا ٹیوشن ہوتی ہے۔

آخر پہلے طلاق کی شرح کیوں کم تھی؟ پہلے بزرگ دادا، دادی، نانا، نانی اور ماں باپ بچوں کو زندگی کے آداب ہر گھڑی سکھاتے تھے۔ صبر و تحمل کے درس دیتے تھے۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنا سکھاتے تھے۔ اب یہ صورتحال ہے کہ بعض دفعہ بچے ماں باپ بنے ہوتے ہیں اور ماں باپ بڑی فرمانبرداری سے بچوں کا کہا مان رہے ہوتے ہیں۔

تعلق باللہ کی کمی

تربیت اولاد میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنے بچوں کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑ دیں۔ ان کے اندر محبت الٰہی اور خوف الٰہی پیدا کریں۔ ان کو نماز پنجگانہ کا عادی بنائیں۔ قرآن مجید سے محبت ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھریں۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ ہماری جماعت کے اندر بچیوں کے لئے ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ہے۔ لڑکوں کے لئے اطفال/ خدام الاحمدیہ کی تنظیمیں ہیں۔ یہ تنظیمیں دن رات آپ کے بچوں کی تربیت کا فریضہ سرانجام دیتی ہیں۔ اب یہ ماں باپ کی کوششوں کے اوپر ہے کہ آپ کے بچے ان سے کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ کڑی نظر رکھیں حضور انور کا خطبہ آپ کے بچے باقاعدگی سے سنیں۔ بچوں کو اطاعت کرنا سکھائیں۔ جو لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر ان کا کہا نہیں مانتی وہ کل اپنے سسرال میں کیسے خاوند کی فرمانبردار ہوگی۔ مائیں اپنی بچیوں کو شادی کے بعد کی ذمہ داریوں کا احساس دلائیں۔ شوہر کے مقام و رتبہ کے بارہ میں بتائیں۔ مندرجہ ذیل احادیث ہمارے لئے مشعل راہ ہیں:

”حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی عورت بطور رفیقہ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کے لئے کہے اسے بجا لائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے اس سے بچے۔“ (نسائی)

ایک اور جگہ آنحضرتؐ نے فرمایا:

”اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔“ (ترمذی)

صبر و تحمل کی کمی

گھروں کے ٹوٹنے کی ایک بڑی وجہ نئی نسل میں صبر اور تحمل و برداشت کی کمی ہے۔ وسعت حوصلہ اور تحمل سے کام لے کر ہر مشکل کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ شادی تو نام ہی ایک دوسرے کے ساتھ عفو و درگزر اور تحمل و برداشت کرنے کا ہے۔ ازدواجی زندگی خوشگوار بنانے کے لئے میاں بیوی دونوں فریقین کو اپنے اپنے طور پر کچھ سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں۔ تبھی زندگی کی گاڑی چلتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ عورت کے ساتھ ساتھ مرد بھی اپنے رویوں میں لچک کا مظاہرہ کریں اور دونوں ہی درگزر اور قربانی سے کام لے کر گھر کو ایک مثالی نمونہ بنا دیں۔ یاد رکھیں عزت صرف لڑکی کی ہی نہیں ہوتی، علیحدگی کی صورت میں لڑکے کی عزت پر بھی حرف آتا ہے۔

مائیں اپنی بیٹیوں کو رشتوں کا احترام کرنا سکھائیں۔ شادی کے بعد شوہر اور سسرالی رشتہ داروں کو عزت دینے اور ان کا احترام کرنے سے لڑکی کی فیملی اقدار اور رکھ رکھاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ اپنی بیٹی کو بتائیں کہ شادی احساس ذمہ داری کا دوسرا نام ہے۔ وہ ہر رشتہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ایمانداری اور خوش اسلوبی سے نبھائے۔ وفا شعاری سے کام لے کر اپنے شوہر کے دکھ سکھ کی ساتھی بنے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے محنت، وفا، قربانی ایسا نسخہ ہے جس سے ازدواجی زندگی میں کامیابی یقینی ہے۔

جہاں ہم دیکھتے ہیں لڑکی کے گھر والے اس کی زندگی میں دخل اندازی کرتے ہیں وہاں لڑکی دو کشتیوں کی سوار بن کر رہ جاتی ہے۔ اس لئے شادی کے بعد والدین اپنی بیٹی کو بسنے دیں۔ مشکلات کہاں نہیں ہوتیں؟ زندگی میں تو قدم قدم پر سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں۔ قربانی سے کام لینا پڑتا ہے۔ تبھی کامیابی قدم چومتی ہے۔

مائیں اپنی بچیوں کو یہ درس دیں کہ وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ قناعت اور سادگی سے زندگی میں آرام اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ خوب سے خوب تر کی دوڑ نے ہماری زندگیوں سے برکت چھین لی ہے۔ پس یہ بنیادی اخلاق ہیں جو بالخصوص ماؤں کو اپنی بیٹیوں کو سکھانے چاہئیں۔

پس رشتہ طے کرنے سے پہلے خوب دعاؤں سے کام لیں اور رشتہ کی اچھی طرح تحقیق کریں اور مندرجہ بالا امور مدنظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہمارے گھر ضرور جنت کا نمونہ بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہماری سب کمزوریاں دور کرے۔ ہمیں اپنی رضا پر چلنے کی توفیق دے۔ ہمارا وجود پوری دنیا کے لئے نفع بخش ہو۔ (آمین)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

✿ مکرم مرزا عابد بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیٹی مکرمہ بشریٰ زریں صاحبہ نے یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب کے کانووکیشن منعقدہ 17/اپریل 2012ء میں BBA آنرز میں 98.25%CGPA 393 کے ساتھ اول پوزیشن حاصل کی اور وزیر اعظم پاکستان جناب یوسف رضا گیلانی سے شیلڈ وصول کی۔ موصوفہ مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب مرحوم آف پتوکی ضلع قصور کی پوتی، مکرم ذکاء اللہ قریشی صاحب مرحوم لندن کی نواسی اور محترمہ سمیرا عابد صاحبہ کی بیٹی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بیٹی کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور دین و دنیا کی خدمت اور نمایاں کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم واقف زندگی آجکل بوجہ کمزوری و نقاہت بیمار ہیں۔ خوراک بھی نارمل ہے۔ ٹیسٹ وغیرہ کلیئر ہیں۔

نیز خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی چند دن سے کچھ خراب ہے۔ سانس میں دشواری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل وکرم سے دونوں کو صحت وسلامتی والی فعال زندگی عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

✿ مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ قطب پور چک صادق آباد ضلع لودھراں تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد ظہور احمد صاحب ابن مکرم محمد خان صاحب 350/W.B قطب پور ضلع لودھراں کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ دماغ کے کام کرنے کی صلاحیت کمزور ہے اسی طرح سارے جسم میں کافی کمزوری ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد سے جلد صحت یابی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی والدہ صاحبہ کا بلڈ پریشر بعض دفعہ لو ہو جاتا ہے۔ جس سے اعصابی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ صحت والی لمبی زندگی دے جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

✿ مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلّہ دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد شفیق صاحب سابق پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ربوہ کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ صحت کافی کمزور ہے۔ دل کا عارضہ بھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

✿ یونیورسٹی آف پنجاب نے بی اے/ بی ایس سی 2013ء پرائیویٹ امیدواروں کی رجسٹریشن کا آغاز کر دیا ہے۔

رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 29 جون 2012ء ہے۔ رجسٹریشن کی سنگل فیس -/1850 روپے ہوگی۔ 500 روپے لیٹ فیس کے ساتھ رجسٹریشن 2 سے 31 جولائی 2012ء تک کروائی جاسکتی ہے۔ -/1000 روپے لیٹ فیس کے ساتھ رجسٹریشن فارم یکم اگست 2012ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ رجسٹریشن فارم پنجاب یونیورسٹی استقبالیہ کاؤنٹر نیو کیمپس، حبیب بینک کی مقررہ برانچوں کے علاوہ یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.pu.edu.pk پر دستیاب ہیں۔ مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی آف پنجاب کی ویب سائٹ www.pu.edu.pk دیکھیں۔

ایڈریس: ڈپٹی رجسٹرار (.Gen) رجسٹریشن برانچ کمرہ نمبر 25 ایڈمن بلاک پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس لاہور۔

فون نمبر: 042-99231105

(نظارت تعلیم)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

✿ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع منڈی بہاؤالدین اور گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

نماز جنازہ حاضر و غائب

✿ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/اپریل 2012ء کو بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم رجب علی صاحب

مکرم رجب علی صاحب موریشئین آف نیو مالڈن یو۔کے مورخہ 22/اپریل 2012ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ماریشس سے یو کے آئے اور یہاں قضاء بورڈ کے ممبر، فرنچ ڈیسک کے انچارج، سیکرٹری امور خارجہ اور نیو مالڈن کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ ایم ٹی اے پر پیش ہونے والی فرنچ سوال وجواب کی مجالس میں بھی شامل ہوتے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ بشریٰ سیال صاحبہ

مکرمہ بشریٰ سیال صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب آف ربوہ مورخہ 15/اپریل 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ نے ربوہ میں اپنے حلقہ دارالصدر غربی میں لمبا عرصہ صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور بہترین کارکردگی پر پہلی پوزیشن بھی حاصل کی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ بعض خواتین کے ساتھ مل کر ربوہ کے قریبی دیہات میں دعوت الی اللہ کیلئے جایا کرتی تھیں۔ بہت وضع دار، مہمان نواز، غریب پرور، خلافت اور نظام جماعت سے محبت و اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ ڈغاسکر اور مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے کی خوشدامنہ تھیں۔

مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ

مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 23 جنوری 2012ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے کی نصیحت فرماتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور عین جوانی میں وصیت کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم کاشف عمران صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل وکالت تصنیف میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ منورہ افتخار قاضی صاحبہ

مکرمہ منورہ افتخار قاضی صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی افتخار احمد صاحب آف ملتان گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، ہر ایک سے محبت کا تعلق رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ بچوں کی نیک تربیت کی اور ان میں خدمت دین کا شوق پیدا کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد محمود اقبال صاحب مورخہ 2/اپریل 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنے حلقہ کوارٹرز تحریک جدید میں سیکرٹری تحریک جدید، نائب صدر اور صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے میاں کے گیمبیا قیام کے دوران آپ کو لجنہ اور ناصرات کی تربیت کیلئے امیر صاحب کی اہلیہ کے ہمراہ ملک بھر کا دورہ کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ بہت مہمان نواز، سلیقہ شعار، غریب پرور اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم کاکا چوہدری صاحب

مکرم کاکا چوہدری صاحب ابن مکرم حیدر صاحب آف پونچھ، آزاد کشمیر مورخہ 12 مارچ 2012ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملتی رہی اور بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا بھی موقع عطا ہوا۔ ضعیف العمر ہونے کے باوجود نمازوں کے علاوہ تہجد کا بھی خاص التزام کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

حکومت نے بجلی بم گرا دیا حکومت نے بجلی کی قیمت میں 12 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ سو یونٹ بجلی استعمال کرنے والے صارفین اضافہ سے مستثنیٰ ہوں گے۔ وزارت پانی و بجلی کے مطابق بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا فیصلہ عالمی مارکیٹ میں فرنس آئل کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ قیمتوں میں اضافے کا اطلاق فوری طور پر ملک بھر میں ہوگا۔ حکام کے مطابق بجلی کی قیمت میں فی یونٹ 88 پیسے اضافہ کیا گیا ہے۔

بھارت نے پاکستان کے ساتھ اصولی سرمایہ کاری کا فیصلہ کرلیا بھارتی حکومت نے کہا ہے کہ پاکستان سے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی اجازت دینے کا اصولی فیصلہ کرلیا ہے اور اس اقدام سے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات کے فروغ کا امکان ہے۔ بھارتی وزیر صنعت و تجارت نے کہا ہے کہ پاکستان سے براہ راست سرمایہ کاری کی اجازت دینے کا حکومت نے اصولی فیصلہ کرلیا ہے۔ دوطرفہ سرمایہ کاری بھارت سے پاکستان کو برآمدات کے فروغ میں بھی معاون ہوگی۔

گزشتہ سال دنیا بھر میں فوجی اخراجات میں 3 فیصد اضافہ ہوا گزشتہ سال کے دوران دنیا بھر میں فوجی اخراجات میں 3 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ یہ بات سٹاک ہوم پیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے اپنی ایک رپورٹ میں کہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق فوجی اخراجات میں اضافے کے تیرہ سال سے برقرار عالمی رجحان میں کمی ہوئی ہے۔ 2010ء کی نسبت 2011ء میں عالمی فوجی اخراجات میں صرف 3 فیصد اضافہ ہوا۔ کئی ممالک نے بجٹ خسارے میں کمی کی خاطر فوجی اخراجات کو کم کر دیا تھا۔ 1998ء کے بعد پہلی بار 2011ء میں امریکا کے فوجی اخراجات میں 2010ء کے مقابلے میں 2.1 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ تاہم روس اور چین کے فوجی اخراجات میں اضافہ ہوا۔ سٹاک ہوم پیس ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے تجزیہ نگاروں کی رپورٹ کے مطابق آج بھی امریکا کو اس فہرست میں اولین مقام حاصل ہے۔ چین دوسرے مقام پر ہے۔ روس برطانیہ اور فرانس کو پیچھے چھوڑ کر پانچویں مقام سے تیسرے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ برطانیہ اور فرانس کو بالترتیب چوتھا اور پانچواں مقام حاصل ہوا ہے۔ ان کے بعد جاپان، بھارت، سعودی عرب، جرمنی اور برازیل آئے ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 1)

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 16,15 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 12 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 18 جولائی 2012ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2012ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2012ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
پوسٹ کوڈ:35460 فون:047-6213322
(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 4 مئی

طلوع فجر	3:52
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:52

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

نوزائیدہ اور شیرخوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

آبیان ٹرمائیٹ کنٹرول
اپنی رہائشی و دیگر عمارات دفاتر کو دیمک، مچھر اور ہر قسم کے ضرر رساں کیڑوں سے گارنٹی کے ساتھ محفوظ کریں۔
سعید احمد ایل ڈی اے 160 فلیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبر: 042-35203060, 0333-4132950

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دیے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینو ٹائپنگ۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238